احادیث نبویہ کی حجیّت وحفاظت

ضبط وحفظ کا اہتمام اور اس کا تسلسل ودوام

(مولانا عبدالرؤف صاحب رحمانی جھنڈا نگری)

(۶)

(سلسلہ کے لئے دیکھئے اگست وستمبر ۱۹۵۸ء کا یک جا شمارہ)

خلفائے اربعہ سے حضرت عمر بن عبد العزیز کے عہد تک۔ ائمہ دین نے خلفاء راشدین یعنی حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ وحضرت عثمانؓ وحضرت علیؓ کے ساتھ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کو بھی خلیفۂ راشد اور خلیفہ خامس شمار کیا ہے۔

احادیث نبویہ کی حفاظت واشاعت کا جو سلسلہ خلافت راشدہ کے دور میں قائم تھا وہ سلسلہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز تک قائم رہا۔ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے احادیث نبویہ کے تمام عظیم سرمایہ کو بڑے احتیاط وکاوش کے ساتھ جمع کرا کے ابواب وفصول کے تحت تدوین کرایا۔ ان کا سال ولادت ۶۱ھ ہے اور سال وفات ۱۰۱ھ ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ ص۱۲۱ ج۱ وتاریخ صغیر ص۱۱۰)

حضرت عمر بن عبد العزیز کا عہد مبارک وہ زمانہ ہے جن میں اکثر صحابہ کرامؓ اوران کے تمام شاگردوں کا سلسلہ قائم تھا اور چونکہ بعض صحابہ ایک سو سال کے لگ بھگ بھی زندہ تھے اس کے صاف معنی یہ ہوئے کہ عمر بن عبد العزیزؒ کے زمانے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ موجود تھے۔ علاوہ ازیں صحابہ کرام کے شاگردوں یعنی کبار واجلہ تابعین کا دور زریں بھی آپ کے عہد مبارک میں قائم تھا۔ یہ صحابہ کرام اوران کے تمام تلامذہ سنن واحادیث نبویہ کے جامع ومحافظ تھے۔

احادیث کی روایت اور عمومی تبلیغ واشاعت میں مصروف تھے۔ ذیل میں ہم بعض مشاہیر صحابہ کرامؓ کا ایک نقشہ دیتے ہیں اس سے معلوم ہوگا کہ صحابہ کرام کا عہد زریں روز ازل سے لے کر کم وبیش سو سال تک قائم رہا اور جن میں سے بعض کے زمانے کو عمر بن عبد العزیزؒ نے اپنے خلافت کے

دور میں پایا۔

نمبر شمار	اسمائے گرامی	
۱	حضرت ابوبکر صدیقؓ	متوفی ۱۳ھ (تذکرہ اول ص۵ و تاریخ صغیر ص۱۹)
۲	حضرت عمر فاروقؓ	" ۲۳ھ (تذکرہ اول ص۸)
۳	حضرت عثمان ذوالنورینؓ	" ۳۵ھ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص۹ و تاریخ صغیر ص۳۳)
۴	حضرت علیؓ	" ۴۰ھ (تذکرہ اول ص۱۳ و تاریخ صغیر ص۴۰)
۵	ابوموسی اشعریؓ	" ۴۴ھ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص۲۳)

حضرت ابوموسیٰ اشعری سے سعید بن مسیب اور ابوعثمان نہدی وغیرہ نے حدیث کا علم حاصل کیا۔

۶ سعد بن ابی وقاصؓ " ۵۵ھ (تذکرۃ الحفاظ اول ص۲۱)

آپ سے سعید بن مسیب اور علقمہ، ابوعثمان نہدی اور امام مجاہد وغیرہ نے علم حدیث حاصل کیا۔

۷ ام المومنین حضرت عائشہؓ " ۵۸ھ (تذکرۃ الحفاظ اول ص۲۷ تاریخ صغیر ص۵۲)

آپ سے سعید بن مسیب اور عروہ اور امام شعبی و امام مجاہد، عکرمہ، امام نافع وغیرہ نے علم حدیث حاصل کیا۔

۸ حضرت ابوہریرہؓ " ۵۹ھ (تذکرہ جلد اول ص۳۵ و تاریخ صغیر ص۵۲)

آپ سے سعید بن مسیب، سلیمان بن یسار، امام طاؤس، امام شعبی، ابوعثمان، عکرمہ، عروہ، مجاہد، ابن سیرین، امام عطاء، ہمام بن منبہ وغیرہ نے علم حدیث حاصل کیا۔

۹ حضرت عبداللہ بن عباسؓ [۱] " ۶۸ھ (تذکرہ اول ص۳۹)

آپ سے سعید بن جبیر اور عکرمہ و امام مجاہد وغیرہ نے علم حدیث حاصل کیا۔

۱۰ حضرت عبداللہ بن عمرؓ [۲] " ۷۴ھ (تذکرہ اول ص۳۷)

امام نافع اور شعبی وغیرہ کے ذریعے آپ کی حدیثوں کی اشاعت ہوئی۔

۱۱ حضرت ابوسعید خدریؓ " ۷۴ھ (تذکرہ اول ص۴۱)

---

[۱] امام بخاری نے لکھا ہے کہ ابن عباس کا انتقال ۶۸ھ میں واقع ہوا (تاریخ صغیر ص۶۴) [۲] مکہ میں سب سے آخر میں آپ کی وفات ہوئی (مقدمہ ابن الصلاح ص۱۵۲) تاریخ صغیر میں لکھا ہے کہ ۷۳ھ میں انتقال ہوا (تاریخ صغیر ص۷۷)

امام نافع، ابوسلمہ وغیرہ آپ کے تلانذہ ہیں اسم گرامی سعد بن مالک تھا (تاریخ صغیر ص۸۰)

۱۲ حضرت جابر بن عبداللہؓ متوفی ۷۴ھ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص۴۲)

ابوالزبیر، حسن بصری، محمد بن منکدر وغیرہ آپ کے تلانذہ میں سے ہیں مدینہ میں سب سے آخر میں آپ کی وفات ہوئی (مقدمہ ابن الصلاح ص۱۵۲)

۱۳ عبداللہ بن بسر مازنیؓ " ۸۸ھ (استیعاب اول ص۳۴۹)

شام کے رہنے والے صحابہ میں سب سے آخر میں آپ نے وفات پائی۔ (مقدمہ ص۱۵۳)

۱۴ عبداللہ بن ابی اوفی " ۸۶ھ (استیعاب جلد اول ص۳۳۸ وتاریخ صغیر ص۹۱)

کوفہ میں جتنے صحابہ مقیم تھے سب سے آخر میں آپ کا انتقال ہوا (مقدمہ ص۱۲۱)

۱۵ حضرت واثلہ بن اسقع " ۸۶ھ (استیعاب جلد ثانی ص۶۰۰ وتاریخ صغیر ص۹۱)

دمشق کے مقیم صحابہ میں سب سے آخر میں آپ نے انتقال فرمایا۔

۱۶ عبداللہ بن حارث زبیدی " ۸۶ھ (استیعاب جلد اول ص۳۴۴)

مصر کے مقیم صحابہ میں سب سے آخر میں آپ کا انتقال ہوا (مقدمہ ابن الصلاح ص۱۵۳)

۱۷ محمود بن ربیع ۹۰ھ یا ۹۹ھ (استیعاب جلد اول ص۲۶۲ وظفر الامانی ص۲۸۶)

۱۸ رویفع بن ثابتؓ عمر طویل پائی (" " ص۱۷۶)

افریقہ کے صحابہ میں سب سے آخر میں آپ کا انتقال ہوا (مقدمہ ص۱۳۵)

۱۹ سائب بن یزیدؓ " ۹۶ھ (استیعاب جلد ثانی ص۵۶۶)

ان کے تاریخ وفات میں اختلاف ہے لیکن آخری قول ۹۶ھ ہے۔

۲۰ سہل بن سعد ساعدیؓ " ۹۱ھ (استیعاب جلد ثانی ص۲۷۲)

تاریخ صغیر میں آپ کا سال وفات ۸۸ھ بتایا گیا ہے (تاریخ صغیر ص۹۰)

ابن عبدالبرؒ فرماتے ہیں۔ حضرت سہل بن سعدؓ کے قول سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آخری صحابی آپ ہی ہیں فرماتے ہیں۔

لومت لم تسمعوا احدا یقول	کہ اگر میں مرجاؤں تو پھر تم کسی کو قال رسول اللہ
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	کہنے والا نہ پاؤ گے (استیعاب جلد ص۵۷۲)

(نوٹ) حافظ ابن الصلاحؒ ان کی آخر عمر تک تدریس و روایت کرنے پر لکھتے ہیں کہ جو لوگ کہتے ہیں اسّی برس کی عمر کے بعد روایت نہیں کرنی چاہیئے اس میں ان کی تردید ہے۔ اگر دماغ میں خلل واقع نہ ہوا ور ہوش وحواس درست ہوں تو روایت کر سکتا ہے۔ (مقدمہ ابن الصلاح ص۱۲۱)

۲۱　حضرت انسؓ　　متوفی ۹۹ھ　　(استیعاب جلد اول ص۳۵ و تاریخ صغیر ص۱۰۱)

علامہ ذہبی لکھتے ہیں ولہ صحبۃ طویلۃ کثیر الحدیث وکان اخر الصحابۃ موتاً۔ یعنی ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مستقل طور پر رہنے کا موقع ملا ہے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی حدیثوں کے یہ جامع تھے اور چونکہ سب سے آخر میں آپ کی وفات ہوئی اس لئے احادیث کی اشاعت بھی ان کے ذریعے خوب ہوئی۔ صحابہ کے علاوہ امام زہریؒ، امام قتادہؒ، سلیمان تیمیؒ، حسن بصریؒ، ثابت بنانی، یحییٰ بن سعید انصاری وغیرہ آپ کے شاگرد ہیں (تذکرہ اول ص۴۲)

۲۲　ابو الطفیل عامر بن واثلہؓ　　〃　۱۱۰ھ　　(مقدمہ ابن الصلاح ص۱۵۲)

امام بخاریؒ نے کثیر بن اعین کی روایت نقل کی ہے اخبرنی ابو الطفیل عامر بن واثلۃ بمکۃ سنۃ سبع ومائۃ (تاریخ صغیر ص۱۲۰) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ۱۰۷ھ تک زندہ رہے حافظ ابن الصلاحؒ لکھتے ہیں۔ اخرھم علی الاطلاق موتاً ابو الطفیل عامر بن واثلۃ مات سنۃ مائۃ من الھجرۃ اس سے معلوم ہوا کہ ابو الطفیل عامر بن واثلہ ہر اعتبار سے آخری صحابی ہیں جو پہلی صدی ہجری کے بعد وفات پاگئے (حوالہ مذکور)

۲۳　عداء بن خالدؓ　　متوفی ۱۰۱ھ

حافظ ابن حجرؒ نے تقریب التہذیب میں لکھا ہے۔ تاخرت وفاتہ الی بعد المائۃ۔ اس سے معلوم ہوا کہ سو سال بعد بھی کچھ عرصہ زندہ رہے ان کی ایک حدیث صحیح بخاری کتاب البیوع میں باب اذا بیّن البیعان کے تحت بھی موجود ہے۔

---

[1] علامہ یافعیؒ نے حافظ ذہبی پر اعتراض کیا ہے کہ انہوں نے آخری وفات پانے والا صحابی عبد اللہ بن بسر مزنی کو بتلایا ہے حالانکہ آخری صحابی سہل بن سعد اور ان سے بھی آخر انس بن مالک ہیں (مرآۃ الجنان اول ص۱۶۹)

(اعلام) اگرچہ سال وفات کی نوعیت ان کے وفیات کے نقشہ سے باوضاحت معلوم ہوجاتی ہے لیکن اتمام فائدہ کے طور پر یہ بھی اس نقشہ میں دے دیا گیا ہے کہ وہ کن صحابہ کے شاگرد تھے۔ اور خود بعض مشہور تلامذہ ان کے کون کون سے ہیں بغرض اختصار خلفاء راشدین اور صحابہ مکثرین اور بعض طویل العمر صحابہ کے ان چند مثالوں پر اکتفا کیا گیا ہے۔ ورنہ ان عمروں میں انتقال کرنے والے صحابہ کرام کی کثیر تعداد ہے کہ ان کے حالات قلم بند کرنے کے لیئے خود ایک مستقل دفتر کی ضرورت ہے (تفصیلات کے لیئے استیعاب لابن عبدالبر واصابہ لابن حجرؒ و تاریخ صغیر وغیرہ دیکھیئے)

بہرحال مذکورہ بالا حالات سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عمر بن عبدالعزیز کے درمیانی عہد میں پورے سو سال کے وقفہ میں کوئی وقت ایسا نہیں آیا جس میں آنحضرت کے صحابہ اور ان کے مشہور تلامذہ یعنی اجلہ تابعین اکثر مقامات پر موجود نہ ہوں۔ اور ان کے ذریعے احادیث کی حفاظت ، نشر و اشاعت اور تدریس و تبلیغ کا سلسلہ جاری نہ ہو جب اس ماحول میں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے دورِ خلافت میں احادیث کے تمام ذخیرہ کو آئمہ حدیث کے ذریعے محفوظ و مدون کرا لیا تو احادیث کے ضیاع اور سلسلہ حفاظت کے انقطاع کا شبہ کسی طرح پیدا نہیں ہوسکتا ہے۔

انہوں نے سرکاری احکام کے ذریعے احادیث کو تمام مرکزی شہروں اور مقامات سے جمع کرا لیا لیکن اس کے ساتھ ہی یہ حکم دیا کہ لا یقبل الاحادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم[1] یعنی وہ حدیثیں قبول کی جائیں جو معتبر ذرائع سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں ہوں۔

ان کی اس طرح کی مساعی جمیلہ کی وجہ سے یقیناً احادیث صحیحہ کا ایک عظیم ذخیرہ ان کے وقت میں مدوّن ہوچکا تھا۔

اب ذیل میں ہم وہ نقشہ پیش کر رہے ہیں جو صحابہ کرام کے ان تلامذہ پر مشتمل ہے جو عمر بن عبدالعزیز کے عہد مبارک میں موجود تھے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

---

[1] بخاری جلد اول صفحہ ۲

نمبر شمار	تابعی معہ جائے سکونت	کن کن صحابہ کے شاگرد تھے	کن کن کے شیخ تھے	سال وفات	حوالہ
۱	اسودؓ[1] بن یزید حاکم کوفہ	حضرت معاذؓ، ابن مسعودؓ، حذیفہؓ، بلالؓ	ابراہیم نخعی، ابواسحاق سبیعیؒ وغیرہ	سنہ ۷۵ھ	تذکرہ اول ص۴۷، تاریخ صغیر ص۶۶[2]
۲	عبدالرحمان بن غنم فقیہ الشام	عمرؓ و معاذ بن جبلؓ وغیرہ	رجاء بن حیوۃ، مکحول وغیرہ	سنہ ۷۸ھ	تذکرہ اول ص۴۸
۳	قاضی شریح کوفی	عمرؓ، علیؓ، ابن مسعودؓ وغیرہ	امام شعبی، ابراہیم نخعی، محمد بن سیرین	سنہ ۷۸ھ	" " ص۵۶
۴	جبیر بن نفیر محدث حمص	ابوبکرؓ، عمرؓ، ابوذرؓ، ابی بن کعبؓ	امام مکحول وغیرہ	سنہ ۸۰ھ	" " ص۴۸
۵	ابوادریس خولانی دمشقی	ابوالدرداءؓ، ابوذرؓ، حذیفہؓ، عبادہ بن صامتؓ، ابوہریرہؓ	امام زہری، مکحول و ربیعہ وغیرہ	سنہ ۸۰ھ	" " ص۸۳
۶	اسلم العدوی غلام عمرؓ	ابوبکرؓ، عمرؓ، معاذؓ، ابوعبیدہ بن جراحؓ	امام نافع وغیرہ	سنہ ۸۰ھ	" " ص۴۹
۷	علقمہؓ[1] بن وقاص مدنی	عمرؓ، ابن عباسؓ، عائشہ صدیقہؓ وغیرہ	ابن ابی ملیکہ، امام زہری	سنہ ۸۱ھ	" " ص۵۰
۸	سوید بن غفلہ کوفی	ابوبکرؓ، عمرؓ، ابی بن کعبؓ	ابراہیم نخعی، سلمہ بن کہیل	سنہ ۸۱ھ	" " ص۵۰
۹	زر بن حبیش کوفی	عمرؓ، علیؓ، حذیفہؓ، ابی بن کعبؓ	امام اعمش وغیرہ	سنہ ۸۲ھ	" " ص۵۴
۱۰	ابووائل کوفی	عمرؓ، علیؓ، عثمانؓ، ابن مسعود وغیرہ	امام شعبی، ابراہیم نخعی، محمد بن سیرین	سنہ ۸۲ھ	" " ص۵۶
۱۱	زید بن وہب کوفی	عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، ابن مسعود، ابوذرؓ	امام اعمش وغیرہ	سنہ ۸۴ھ	" " ص۶۲
۱۲	قبیصہ بن ذؤیب مدنی	ابوبکرؓ، عمرؓ و ابوالدرداءؓ وغیرہ	امام مکحول، امام زہری، رجاء بن حیوۃ	سنہ ۸۶ھ	" " ص۵۷
۱۳	یحییٰ بن یعمر قاضی	ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ، ابن عمرؓ	قتادہ، امام عطاء خراسانی، سلیمان	سنہ ۸۹ھ	" " ص۷۱

[1] امام نسائی نے حضرت علقمہ اور اسود بن یزید کا شمار فقہاء کوفہ میں کیا ہے۔ (کتاب الضعفاء ص۳۶) [2] امام بخاریؒ نے تاریخ صغیر میں ان کا سال وفات سنہ ۶۱ھ لکھا ہے (تاریخ صغیر ص۶۳)

نمبر شمار	تابعی معہ جائے سکونت	کن کن صحابہ کے شاگرد تھے	کن کن کے شیخ تھے	سال وفات	حوالہ
۱۴	مرۃ الطیب ہمدانی	ابوبکرؓ، عمرؓ، ابوذرؓ، ابن مسعودؓ، ابوموسیٰ اشعریؓ وغیرہ	عطاء بن سائب وغیرہ	سنہ ۹۰ھ	تذکرہ اول ص ۶۳
۱۵	مالک بن اوس مدنی	عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ وغیرہ	عکرمہ، امام زہری وغیرہ	سنہ ۹۲ھ	" " ص ۶۳
۱۶	ابوالعالیہ الریاحی بصری	عمرؓ، ابن مسعودؓ، علیؓ، عائشہؓ	قتادہؒ، خالد الحذاء وغیرہ	سنہ ۹۳ھ	" " ص ۵۸
۱۷	عروہ بن زبیر	زید بن ثابتؓ، اسامہ بن زیدؓ، حکیم بن حزامؓ	امام زہری، ابوالزناد، صالح بن کیسان	سنہ ۹۴ھ	" " ص ۵۸
۱۸	ابوسلمہ بن عبدالرحمان بن عوف مدنی	عثمانؓ، عائشہؓ، ابوہریرہؓ، حسان بن ثابت	زہری، ابوالزناد، یحییٰ بن ابی کثیر	سنہ ۹۴ھ	" " ص ۵۹
۱۹	ابوبکر بن عبدالرحمان مدنی	عمار بن یاسرؓ، ابومسعودؓ، عائشہؓ، ابوہریرہؓ	امام زہری، عمرو بن دینار وغیرہ	سنہ ۹۴ھ	" " ص ۶۰
۲۰	علی بن حسین	امام حسنؓ، عائشہؓ، ابوہریرہ، ابن عباسؓ، ابن عمرؓ وغیرہ	عاصم بن عمرو، امام زہری، ابوالزناد وغیرہ	سنہ ۹۴ھ	" " ص ۶۱
۲۱	مطرف مدنی بن عبداللہ بصری	علیؓ، عمارؓ، عمران بن حصینؓ، عائشہ صدیقہؓ	ثابت بنانی، قتادہ وغیرہ	سنہ ۹۵ھ	" " ص ۶۱
۲۲	سعید بن جبیر کوفی[۱]	ابن عباسؓ، عدی بن حاتمؓ، ابن عمرؓ وغیرہ	ایوب سختیانی، اعمش، عطاء	سنہ ۹۵ھ	" ص ۶۲ تاریخ صغیر ص ۱۰۲
۲۳	عبیداللہ بن عبداللہ مدنی	ابن عباسؓ، ابوہریرہؓ، ابوسعید خدریؓ، عائشہؓ	صالح بن کیسان، ابوالزناد، زہری	سنہ ۹۸ھ	تذکرہ اول ص ۶۴
۲۴	ابوعمر شیبانی کوفی	علیؓ، ابن مسعودؓ، حذیفہؓ	منصور، اعمش، سلیمان تیمی	سنہ ۹۸ھ	" " ص ۶۴
۲۵	عبداللہ بن محیریز مکی	عبادہ بن صامتؓ، ابومحذورہؓ، معاذ بن جبل	مکحول، زہری وغیرہ	سنہ ۹۹ھ	" " ص ۶۴

[۱] تابعین میں مسئلہ طلاق کے سب سے بڑے عالم سعید بن مسیب تھے اور مسائل حج کے سب سے بڑے عالم عطاء تھے۔ حرام وحلال کے سب سے بڑے عالم طاؤس تھے اور تفسیر کے سب سے بڑے عالم مجاہد تھے اور ان تمام فنون کے جامع سعید بن جبیرؒ تھے۔ (مرآۃ الجنان اول ص ۱۹۷) جب حجاج نے سعید بن جبیرؒ کو قتل کرا دیا تو امام احمدؒ نے فرمایا کہ ایسے شخص کو ظالم نے مارا ہے کہ روئے زمین کا ہر شخص ان کے علم کا محتاج تھا (حوالہ مذکور)

۲۶	ابوعثمان نہدی بصری [۱]	عمرؓ، ابن مسعودؓ، حذیفہؓ، اسامہ بن زیدؓ	قتادہ، خالد الحذاء، سلیمان تیمی	۱۰۰ھ	تذکرہ اول ص۶۱
۲۷	ربعی بن حراش کوفی	عمرؓ، علیؓ، حذیفہؓ، ابوموسیٰ اشعریؓ	امام منصور، ابومالک اشجعی	۱۰۱ھ	〃 〃 ص۸۳
۲۸	ابوصالح السمان بصری	سعد بن ابی وقاصؓ، ابوہریرہؓ، عائشہ صدیقہؓ	امام اعمش وغیرہ	۱۰۱ھ	〃 〃 ص۸۳
۲۹	امام شعبیؒ کوفی [۲]	ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، ابوہریرہؓ، عمران بن حصینؓ، عائشہؓ، جریر بن عبداللہؓ، عدی بن حاتمؓ، مغیرہ بن شعبہؓ	اعمش، ابن عون، زکریا بن ابی زائدہ	۱۰۳ھ	تقریب وخلاصہ
۳۰	عطاء بن یسار مدنی	زید بن ثابتؓ، ابوایوب انصاریؓ، عائشہؓ، اسامہ بن زیدؓ، ابوہریرہؓ وغیرہ	عمر بن دینار، صفوان بن سلیم	۱۰۳ھ	تذکرہ اول ص۸۵
۳۱	امام مجاہد بن جبیرؒ [۳]	سعد بن وقاصؓ، عائشہؓ، ابوہریرہؓ، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، ام سلمہؓ، جابر بن عبداللہؓ، ام ہانیؓ وغیرہ	قتادہ، عمرو بن دینار، منصور، عکرمہ، اعمش، ابن عون وغیرہ	۱۰۳ھ	〃 〃 ص۸۶
۳۲	ابوقلابہ عبداللہ بن زید بصری	سمرہ بن جندبؓ، انس بن مالک وغیرہ	ایوب سختیانی، یحییٰ بن کثیر، خالد الحذاء وغیرہ	۱۰۴ھ	〃 〃 ص۸۸
۳۳	ابوبردہ بن ابوموسیٰ اشعریؓ	ابوموسیٰؓ، علیؓ، زبیرؓ، حذیفہؓ، عبداللہ بن سلامؓ، ابوہریرہ وغیرہ	ابواسحاق شیبانی۔ قتادہ، ثابت بنانی	۱۰۴ھ	〃 〃 ص۸۹
۳۴	سعید بن مسیب	عمرؓ، علیؓ، زید بن ثابتؓ، عائشہؓ، ابن عباسؓ۔ ابن عمرؓ اور سب سے زیادہ ابوہریرہؓ	ابوالزناد، صفوان بن سلیم، ابوحازم، زہری، محمد بن منکدر، داؤد بن ہند، ربیعۃ الرائے	۱۰۵ھ	〃 〃 ص۵۰

[۱] ابوعثمان نہدی کا اسم گرامی عبدالرحمان بن مل البصری ہے ایک سو تیس برس تک زندہ رہے (تاریخ صغیر ص۱۱۳) [۲] امام بخاری نے امام شعبی کا سالِ وفات ۱۰۴ھ لکھا ہے (تاریخ صغیر ص۱۱۶) اسم گرامی عامر بن شراحیل ہے [۳] طبقات میں امام مجاہد کے متعلق لکھا ہے کان فقیہا عالماً ثقۃ کثیر الحدیث (طبقات ابن سعد جلد ۵ ص۳۴۴)

نمبر شمار	تابعی مع جائے سکونت	کن کن صحابہ کے شاگرد تھے	کن کن کے شیخ تھے	سال وفات	حوالہ
۳۵	طاؤس بن کیسان[1]	زید بن ثابتؓ، عائشہؓ، ابو ہریرہؓ، زید بن ارقمؓ، ابن عباسؓ۔	امام زہری وغیرہ	سنہ ۱۰۶ھ	تذکرہ اول ص ۸۴
	"			"	" " "
۳۶	سالم بن عبداللہ بن عمر	عبداللہ بن عمرؓ، عائشہؓ، ابو ہریرہؓ	موسیٰ بن عقبہ، عمرو بن دینار، زہری، صالح بن کیسان	سنہ ۱۰۶ھ	" " ص ۸۳
۳۷	ابو رجاء عطاردی بصری	عمرؓ، علیؓ، عمران بن حصینؓ، ابو موسیٰ اشعریؓ	ایوب سختیانی، ابن عون، جریر بن حازم، سعید بن ابی عروبہ	سنہ ۱۰۷ھ	" " ص ۹۲
۳۸	سلیمان بن یسار مدنی	عائشہؓ، ابوہریرہؓ، زید بن ثابتؓ، ابن عباسؓ وغیرہ	صالح بن کیسان، عمرو بن دینار، زہری	سنہ ۱۰۷ھ	" " ص ۸۵
۳۹	امام عکرمہ مدنی	ابن عباسؓ، عائشہؓ، ابوہریرہؓ، عقبہ بن عامرؓ	ابو ایوب سختیانی، خالد الحذا وغیرہ	سنہ ۱۰۶ھ	" " ص ۹۰
۴۰	قاسم بن محمد بن ابوبکر	عائشہؓ، ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، معاویہؓ	زہری، ابن عون، ربیعۃ الرائے، ایوب سختیانی	سنہ ۱۰۷ھ	و تاریخ صغیر ص ۱۱۶ تذکرہ اول ص ۹
۴۱	حسن بصری	عثمانؓ، عمران بن حصینؓ، مغیرہ بن شعبہؓ، سمرہ بن جندبؓ	قتادہ، ایوب سختیانی، ابن عون،	سنہ ۱۱۰	" " ص ۶۷
	"	ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، جابر بن عبداللہؓ	خالد الحذاء، ہشام بن حسان	"	و تاریخ صغیر ص ۱۱۷
۴۲	محمد بن سیرین بصری	ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، ابو ہریرہؓ، عمران بن حصینؓ	ایوب سختیانی، ابن عون، ہشام بن حسان	سنہ ۱۱۰ھ	تذکرہ اول ص ۷۴

[2] اس مختصر نقشہ کے مطالعہ سے یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ اپنے عہد مبارک میں بآسانی تمام حدیثوں کو بصرہ، کوفہ، شام، دمشق اور مکہ و مدینہ وغیرہ سے جمع کرا سکتے تھے کیونکہ اس وقت ان تمام مقامات پر تابعین کرام بڑی کثرت سے حدیثوں کو حاصل کرنے اور پڑھنے اور دوسروں کو پڑھانے میں مصروف تھے۔

[1] امام بخاریؒ نے بھی آپ کا سال وفات سنہ ۱۰۶ھ لکھا ہے (تاریخ صغیر ص ۱۰۶) امام طاؤس حدیث کا ایک ایک حرف یاد کرتے تھے۔ (طبقات ابن سعد جلد ۵ ص ۳۹۴) [2] اس نقشہ میں بطور مثال چند حضرات کا ذکر کیا گیا ہے ورنہ ذہبیؒ نے اس سلسلہ میں بکثرت تابعین کرام کا ذکر فرمایا ہے۔

لیکن یہ صرف امکان نہیں بلکہ یہ واقعہ ہے کہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے احکام کے ذریعے تمام مرکزی مقامات سے حدیثوں کو جمع کرایا اور اس کی تحریر و تدوین پر امام زہری و ابوبکر بن حزم وغیرہ کو مامور کر دیا۔ اور ان حضرات نے احکام خلافت کی تکمیل بھی کی تھی۔ جیسا کہ اس مقالے میں آئندہ آپ بتفصیل پڑھیں گے کہ دفتر کے دفتر ان حضرات نے مدون کر کے دوبارہ خلافت میں بھیج دیئے تھے۔ (جامع بیان العلم وغیرہ)

غرض اس نقشہ سے معلوم ہوا کہ خلفاء راشدین حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ اور اسی طرح کثیر الروایات صحابہ یعنی حضرت ابوہریرہؓ، ابن عمرؓ، حضرت انسؓ، حضرت عائشہؓ، ابن عباسؓ، حضرت جابر بن عبد اللہ و ابوسعید خدریؓ۔ یہ سب کے سب اپنے تلامذہ کے ذریعے احادیث کی تعلیم و ترویج میں مصروف تھے۔ اسی طرح عمران بن حصینؓ، سمرہ بن جندبؓ، مغیرہ بن شعبہؓ، معاویہؓ، عقبہ بن عامرؓ، عبد اللہ بن سلامؓ، ابوموسیٰ اشعریؓ، حذیفہؓ، حضرت جبیرؓ، زید بن ثابتؓ، رافع بن خدیجؓ، زید بن ارقمؓ، ام ہانیؓ، ام سلمہؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، اسامہ بن زیدؓ، ابوایوب انصاریؓ، عدی بن حاتمؓ، جریر بن عبد اللہؓ، عبادہ بن صامتؓ، ابومحذورہؓ، معاذ بن جبلؓ، عبد اللہ بن مغفلؓ، ابوذرؓ، ابی بن کعبؓ، عبد اللہ بن مسعودؓ، بلالؓ، ابوعبیدہ بن جراحؓ، ابوالدرداءؓ، حضرت طلحہؓ، حکیم بن حزامؓ، عمار بن یاسرؓ، حضرت حسنؓ، ابومسعودؓ، حسان بن ثابتؓ وغیرہ بھی اپنے تلامذہ کو درس احادیث اور ان کی تعلیم و تدریس میں مصروف تھے۔ انہیں صحابہ کے علوم و سنن نبویہ کو جو ان کے تلامذہ کے ذہن اور حافظہ میں ابھی بالکل تازہ تھے اور جن کو وہ شوق و اہتمام سے یاد بھی رکھتے تھے۔ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے سب کے سینوں و سفینوں سے لے کر سرکاری احکام کے ذریعے جمع کرا کے یکجا و مدون کرا دیا۔ کیسی کھلی ہوئی بات ہے کہ احادیث کے بارے میں کم از کم عمر بن عبد العزیز کے عہد مبارک تک یہ شبہ کیونکر کیا جا سکتا ہے۔ کہ احادیث پہلی صدی ہجری میں مدون و محفوظ نہ تھیں جب کہ یہ حضرات جو کچھ اپنے شیوخ صحابہ کرام سے سنتے تھے اس کو حفظ بھی کر لیتے تھے چنانچہ ابوادریس خولانی جن کا ذکر اس فہرست میں موجود ہے ان کے متعلق تاریخ صغیر میں امام بخاری نے نقل کیا ہے کہ انہوں نے اپنے حفظ کے متعلق خود بیان فرمایا۔

قال ادرکت ابا الدرداء ووعیت	کہ میں نے حضرت ابوالدرداء۔ حضرت شداد
عنه وادرکت شداد ووعیت	بن اوس اور حضرت عبادہ بن صامت کا زمانہ
عنه وادرکت عبادۃ ووعیت عنه	پایا اور ان میں سے ہر ایک کے علوم و سنن کو
(تاریخ صغیر ص۳۵)	میں نے محفوظ کر لیا۔

اس تاریخی روشنی میں معلوم ہوا کہ عام طور پر صحابہ کرام سے جو کچھ لوگوں نے سنا اسے پوری طرح محفوظ رکھا۔ اسی طرح حضرت سعید بن مسیب رحمن کا ذکر فہرست میں اوپر آ چکا ہے کا حال طبقات میں واقدی نے نقل کیا ہے کہ احادیث نبویہ حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ کے آثار قضایا کے سب سے بڑے عالم تھے خود ان کا بیان ہے

ما بقی احد اعلم بکل قضاء قضاہ	یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت ابوبکر
رسول الله صلی الله علیه وسلم	اور حضرت عمر و عثمان کے فیصلوں کا مجھ
وکل قضاء قضاہ ابوبکر وکل	سے بڑھ کر جاننے والا اب کوئی باقی نہیں
قضاءٍ قضاہ عمر وکل قضاءٍ قضاہ عثمان	رہا۔

اس میں جملہ کل قضاءٍ خاص طور پر پیش نظر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کی تمام کی تمام حدیثیں اور آثار ان کے احاطۂ علم میں تھے۔ ان حضرات کے علاوہ حضرت زید بن ثابت، سعد بن ابی وقاص، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، حضرت عائشہ، حضرت ام سلمہ، حضرت علی، حضرت صہیب رومی اور حضرت محمد بن مسلمہ کی روایات و احادیث کے بھی عالم تھے۔ اس کے بعد صاحب طبقات مزید لکھتے ہیں وجل روایۃ المسندۃ عن ابی ھریرۃ (طبقات ابن سعد ج۵ ص۸۹) یعنی ان حضرات صحابہ کے روایات کے علاوہ حضرت ابوہریرہ بہت ساری روایات و احادیث کے عالم و حافظ تھے اور سب کی روایات ان کے حافظہ میں تازہ رہتی تھیں۔ اس واسطے ان کو احفظ الناس سے لوگ یاد کرتے تھے (طبقات ابن سعد ج۵ ص۸۹) آپ کے رفقاء و تلامذہ ان کے کمال حفظ کو دیکھ کر قسم کھا کے کہتے تھے واللہ ما مر علی اذنہ شئی قط الا وعاہ قلبہ۔ خدا کی قسم ان کا حافظہ اتنا بہتر تھا کہ جو چیز ان کے کان میں پڑتی اس کو ان کا دل یاد کر لیتا تھا ان کے اس کمال علم و نہایت حفظ و جامعیت حدیث و آثار کے سبب مدینہ میں ان کو خصوصی امتیاز حاصل تھا حتیٰ کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز

اپنے تمام مسائل و احکام میں تصفیہ کے لیے آپ ہی کی طرف رجوع کرتے چنانچہ واقدی لکھتے ہیں کان عمر بن عبد العزیز لا یقضی بقضاءٍ حتی یسئل سعید بن المسیب (یعنی خلیفہ عمر بن عبد العزیز کسی مسئلہ کا فیصلہ نہ کرتے جب تک کہ اس کے بارے میں حضرت سعید بن المسیب سے معلومات حاصل نہ کر لیتے) خلیفہ عمر بن عبد العزیز کا یہ بیان بھی واقدی نے قلم بند کیا ہے کہ مدینہ کے تمام اہل علم کے علوم وسنن میرے پاس پہنچے۔ بجز سعید بن مسیب کے علوم کے کہ وہ خود نہیں پہنچے تو ان کو میں نے حاصل کرایا الفاظ یہ ہیں۔

ماکان بالمدینۃ عالم الا یاتینی بعلمہ واوتی بما عند سعید بن المسیب۔ (طبقات ابن سعد ج۵ ص۹)

یعنی مدینہ کے ہر اہل علم کا علم تو بلا طلب بھی مجھ تک پہنچا اور سعید بن مسیب کے علوم و سنن شاہی فرستادوں کے واسطہ سے مجھ تک لائے گئے۔

کہ وہ غایت خودداری و استغنا سے میرے پاس خود نہیں آئے۔ بہر حال حضرت عمر بن عبد العزیز نے اکابر صحابہ تابعین کے تمام احادیث وسنن کو دفاتر میں مرتب و مدون کرایا۔ بنا بریں کم از کم عمر بن عبد العزیز کے زمانہ تک احادیث کے عدم حفاظت کا ہر وسوسہ تاریخی حقائق کی روشنی میں سرتاپا باطل اور انصاف و دیانت سے بمراحل دور ہے۔

عمر بن عبد العزیز کے عہد خلافت میں جو محدثین و تابعین کرام موجود تھے اور جن کا انہیں کے عہد خلافت میں انتقال بھی ہوا ہے اور جن میں کے اکثر حضرات سرکاری بیت المال سے وظیفہ خوار بھی تھے۔ وہ حضرات بھی احادیث کی تبلیغ و اشاعت اور اس کی روایت و حفاظت میں مشغول تھے اس کا ایک مختصر سا نقشہ طبقات ابن سعد کے حوالے سے پیش کیا جا رہا ہے۔

۱	تمیم بن سلمہ خزاعی	عمر بن عبد العزیز کے عہد خلافت میں وفات پاگئے	ثقہ و کثیر الحدیث تھے	طبقات ابن سعد ج۶ ص۲۰۱
۲	ابو الضحیٰ ہمدانی	"	ثقہ اور حسن الحدیث تھے	"
۳	عبد اللہ بن مرہ ہمدانی	"	"	ص۲۰۲
۴	سالم بن ابی الجعد الغطفانی	"	ثقہ و کثیر الحدیث تھے	ص۲۰۳
۵	ابو حازم الاشجعی	"	ثقہ و حسن الحدیث تھے	ص۲۰۵

۶	قاسم بن مخیمرہ ہمدانی	عمر بن عبدالعزیز کے عہد خلافت میں وفات پاگئے	ثقہ وکثیر الحدیث تھے	طبقات ابن سعد ص ۲۱۱
۷	ابو سعید مقبری	”	”	ص ۲۱ ج ۵
۸	عیسیٰ بن طلحہ	”	”	ص ۱۲۲ ج ۵
۹	محرر بن ابی ہریرہ	”	ثقہ وقلیل الحدیث تھے	ص ۱۸۸ ج ۵
۱۰	خارجہ بن زید بن ثابت	”	ثقہ وکثیر الحدیث تھے	ص ۱۹۴ ج ۵

(اعلام) اس مختصر ترین فہرست سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ عمر بن عبدالعزیزؒ کے عہد میں ثقہ وکثیر الحدیث حفاظ کی کثرت تھی اور یہ سب احادیث صحیحہ صالحہ حسنہ کی تبلیغ و ترویج میں مصروف تھے اور چونکہ عمر بن عبدالعزیز کا سال وفات ۱۰۱ھ ہے اور یہ سب حضرات آپ کے عہد خلافت ہی میں وفات پاگئے ہیں اس لئے لامحالہ یہ حفاظ حدیث پہلی صدی ہجری میں خدمت حدیث میں مشغول تھے۔

(باقی)

(بقیہ از صفحہ ۲۱۲) لڑائی میں ہوا لیکن مصنفین عرب کی مختلف تصانیف سے معلوم ہوتا ہے کہ توپ اس سے بہت پہلے استعمال میں آچکی تھی۔ ابن خلدون نے اپنی تاریخ بربریہ اور دیگر مصنفین نے اپنی کتابوں میں اس کی تصریح کی ہے۔

عربوں نے کاغذ سازی کے فن میں بھی بہت ترقی کی۔ بہت ہی قدیم زمانہ سے چینی ایک قسم کا کاغذ ریشمی کپڑے سے بناتے تھے۔ یہ ایجاد اوائل سنین ہجری میں چین سے سمرقند آئی۔ جب عربوں نے اس شہر کو فتح کیا تو وہاں کاغذ کا کارخانہ پایا۔ عربوں نے سب سے پہلے ریشم کی جگہ روئی سے کام لیا۔ ان کی پرانی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس کاغذ کے بنانے میں بے انتہا ترقی کی اور ان سے بہتر کاغذ آج تک نہیں بنا۔ یہ بھی ثابت ہوچکا ہے کہ عربوں نے ہی چیتھڑوں سے کاغذ بنانا ایجاد کیا جو نہایت مشکل اور متعدد دستکاریوں کا محتاج ہے۔

مسلمانوں نے شیشہ کے ظروف بنانے میں بھی بہت کمال حاصل کیا۔ تیرھویں صدی عیسوی میں وینس والوں نے بھی اس فن میں کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ لیکن اس دور کے مسلمان اہل کمال یورپ والوں سے بہت بڑھے ہوئے تھے اور دمشق، اسکندریہ اور قسطنطنیہ سے ان کی مصنوعہ چیزیں یورپ کے مختلف ممالک کو بھیجی جاتی تھیں۔